قرآنی بیان

مَتَاعِ غُرُور (دھوکے سامان) کا سَوْدا

(پارہ 1، سورۂ بقرہ 86)

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجد کے لئے

25-July-2025

جمعۃ المبارک کا بیان

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجِد کے لیے
25 جولائی، 2025ء (29 مُحرّم شریف، 1447ھ) کے جمعۃُ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

(پارہ: 1، سورۂ بقرہ: 86)

مَتَاعِ غُرُور (دھوکے کے سامان) کا سَودا

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿.. بنی اِسرائیل دُنیا کے خریدار صفحہ: 6
✿.. جہنّم کا حقدار بنانے والا عمل صفحہ: 8
✿.. دُنیا اور آخرت کا ایک تقابُل صفحہ: 9
✿.. دُنیا کو ترجیح دینے والوں کی مثالیں صفحہ: 19

پیشکش
اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ
Islamic Research Center
(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)
FOR FEEDBACK
(+92) 315 2692 786
GET MORE SPEECHES
(+92) 310 8882 033

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖن

اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَاحَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَانُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

دُرودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی رسول ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا، اللہ پاک اُس پر 10 رحمتیں نازِل فرماتا ہے، 10 گُناہ مٹاتا ہے اور 10 دَرَجے بُلند فرماتا ہے۔ (1)

پڑھ کے اِک بار پاؤ دس رحمت | خُوب سَوْدَا ہے لَو درود شریف
حضرت مصطفےٰ کا پیارا نام | جب سُنو تب پڑھو درود شریف (2)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب ! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِى الْقُرْآنِ الْكَرِيْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

اُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ٘ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۸۶ؑ (پارہ: 1، البقرہ: 86)

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْم وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

تَرجَمۂ کنزُ العِرفان: یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی

---

1 ...نسائی، کتاب السہو، باب الفضل فی الصلاۃ علی النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم، صفحہ: 222، حدیث: 1294۔
2 ...نورِ ایمان، صفحہ: 39۔

خریدلی تو ان سے نہ تو عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ ہی ان کی مدد کی جائے گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے پارہ:1، سُورۂ بقرہ کی آیت:86 سُننے کی سعادت حاصِل کی، اِس آیتِ کریمہ میں بنی اِسرائیل میں پائی جانے والی بیماریوں کی اَصْل جڑ کو بیان کیا گیا ہے۔

یہ قرآنِ کریم کا بہت خوبصُورت اَنداز ہے، اِس سے پہلے بنی اِسْرائیل کی نافرمانیوں، گُستاخیوں اور سَرکشیوں کا ذِکْر تفصیل کے ساتھ ہوا ❁ اِنہیں فِرعون کے ظُلْم سے نجات بخشی گئی، اُنہوں نے سرکشی کی ❁ حضرت مُوسیٰ علیہ السَّلام جیسے عظیمُ الشّان نبی کا اُمّتی بننے کی سَعَادت ملی، یہ نافرمان ہو گئے ❁ اِنہیں پہلی آسمانی کتاب تورات شریف عطا کی گئی، اِنہوں نے مُنہ پھیر لیا ❁ اِن کے لیے مَنّ و سَلْویٰ (یعنی آسمان سے لذیذ کھانا) اُتارا گیا، اِنہوں نے ناشکری کی ❁ اِن کے لیے پتھر سے چشمے جاری کئے گئے، یہ بے صبرے ہو گئے ❁ اَنبیائے کرام علیہم السَّلام کی گستاخیاں اِنہوں نے کیں ❁ اللہ پاک کی نافرمانیاں اِنہوں نے کیں ❁ پیارے مَحْبوب صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو جاننے کے باوُجُود اِن کا کلمہ پڑھنے کے لیے تیار نہ ہوئے۔ آخر یہ اِتنے زیادہ سَرکش کیوں تھے؟ اتنی ہٹ دَھرمی، ضِدْ اور نافرمانی پر کیوں جمے ہوئے تھے؟ اِس سب کی اَصْل اور بنیادی وجہ کیا تھی؟ گویا اَب اُن کی اَصْل بیماری کی تَشْخِیص کی جارہی ہے اور ہمیں سمجھایا جارہاہے کہ اے اُمّتِ مُسْلِمہ...!! بنی اسرائیل جس بیماری کا شکار ہو کر تباہ و برباد ہو کر رہ گئے، تم اُس بیماری سے بچ کر رہنا۔ وہ بیماری کیا ہے؟

آیتِ کریمہ کی مختصر وضاحت

اللہ پاک نے فرمایا:

اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا	**تَرجَمۂ کنزُالعِرفَان :** یہی وہ لوگ ہیں، جنہوں

بِالۡاٰخِرَةِ ؕ (پارہ:1، البقرہ:86)	نے آخرت کے بدلے دُنیا کی زِندگی خرید لی۔

یعنی اُن بنی اسرائیل کی اَصل بیماری یہ ہے کہ اُنہوں نے آخرت کے بدلے میں دُنیا کو اِختیار کر لیا، فانِی دُنیا کی محبّت اُن کے دِلوں میں رَچ بس گئی، اُن کا حال یہ تھا کہ مثلاً اُن کے سامنے کوئی ایسی چیز آئی جو دُنیا کے لیے فائدے مند اور آخرت کے لیے نُقصان دِہ تھی تو اُنہوں نے آخرت کی پَرواہ کئے بغیر اُس چیز کو اَپنا لیا اور اگر کوئی ایسی چیز سامنے آئی جو آخرت کے لیے فائدے مند اور دُنیا کے لیے نُقصان دِہ تھی تو اُنہوں نے بغیر سوچے سمجھے اُس چیز کو چھوڑ کر آخرت کا نُقصان کر لیا۔ پس یہی اُن کا اَصل مرض ہے کہ اُنہوں نے آخرت کو چھوڑ دیا، دُنیا کو اَپنا لیا۔ اَب اُن کی سزا کیا ہے؟ فرمایا:

فَلَا یُخَفَّفُ عَنۡهُمُ الۡعَذَابُ (پارہ:1، البقرہ:86)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: تو اُن سے نہ تو عذاب ہلکا کیا جائے گا۔

آخرت کے عذاب میں کمی ہو جانا، ہلکا عذاب ملنا یہ بھی آخرت کا ایک نفع ہے مگر بنی اِسرائیل نے جو جُرم کئے ہیں، وہ اِتنے سخت ہیں کہ اُن کے عذاب میں ہرگز کمی بھی نہیں کی جائے گی بلکہ ہمیشہ سخت تَرین عذاب ہی کا مزہ چکھیں گے۔

اَبُو لَہَب کے عذاب میں کمی

بخاری شریف میں حدیثِ پاک ہے، اَبُولَہَب جو غیر مُسلِم تھا، گستاخِ رسول تھا، حالتِ کفر ہی میں دُنیا سے گیا اور ہمیشہ کے لیے جہنّم کا حقدار ہو گیا۔ اُسے کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: کیا گزری؟ کہا: تم لوگوں سے بچھڑ کر کوئی بَھلائی نہ ملی۔ ہاں! میرے اَنگوٹھے سے مجھے پانی دِیا جاتا ہے۔ کیونکہ میں نے ثُوَیبَہ کو آزاد کیا تھا۔ (1)

---

1 ...بخاری، کتاب النکاح، باب وَاُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ، صفحہ:1315، حدیث:5101۔

حضرت ثُوَیْبَہ رَضِیَ اللہُ عنہا پیارے آقا صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی رَضاعی اَمِّی جان ہیں، جب رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادتِ باسعادت ہوئی تو حضرت ثُوَیْبَہ رَضِیَ اللہُ عنہا یہ خُوشخبری سُنانے کے لیے اَبُولَہب کے پاس پہنچیں، اَبُولَہب نے بھتیجا پیدا ہونے کی خُوشی میں اِشارہ کرکے ثُوَیْبَہ کو آزاد کر دیا تھا۔ مَحْبُوب صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی پیدائش پر خُوش ہونے کا فیضان اُسے یُوں ملا کہ اُس کے عذاب میں تھوڑی سی کمی کر دی گئی، اُسے اَنگوٹھے کے ذریعے پانی ملنے لگا۔[1]

پتا چلا؛ عذاب میں تھوڑی سی کمی ہو جانا بھی آخرت کا فائدہ ہے اور یہ فائدہ اَبُولَہب کو مَحْبُوبِ ذیشان صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے فیضان سے نصیب ہوا۔ مگر بنی اِسْرائیل...!! یہ تو ایسے سرکش ہیں کہ رسولِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو جانتے تھے، اِنہیں مَعْلُوم تھا کہ آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم سچّے نبی ہیں، اِس کے باوُجود ساری زندگی آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے خِلاف سازِشیں ہی کرتے رہے، لہٰذا اُن کے عذاب میں کچھ بھی کمی نہیں کی جائے گی اور

وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۸۶﴾ (پارہ:1، البقرہ:86)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور نہ ہی اُن کی مدد کی جائے گی۔

یعنی خُود یہ اِس لائق نہیں کہ اِن کے عذاب میں کمی ہو، اِس کے ساتھ ساتھ اَنبیائے کرام علیہم السَّلام اور اللہ والوں کے گستاخ ہیں، لہٰذا کوئی اِن کی شفاعت بھی نہ فرمائے گا۔ یُوں یہ ہمیشہ کے لیے سخت تَرین عذاب میں گرفتار ہوں گے۔

مالِ دُنیا ہے دونوں جہاں میں وَبال | آئیگا قَبر میں ساتھ ہرگز نہ مَال
حشر میں ذرّے ذرّے کا ہوگا سُوال | آپ دولت کی کثرت کا چھوڑیں خیال[2]

1...عمدۃ القاری، کتاب النکاح، باب وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ، جلد:14، صفحہ:45، تحت الحدیث:5101۔
2...وسائلِ بخشش، صفحہ:655، 656۔

بنی اِسرائیل دُنیا کے خریدار

پیارے اسلامی بھائیو! اس آیتِ کریمہ میں بتایا گیا کہ بنی اِسرائیل کی اَصْل بیماری یہ تھی کہ یہ لوگ دُنیا کو آخرت پر ترجیح دیا کرتے تھے۔ یہ بات تاریخی اعتبار سے بھی ثابِت اور مُسَلَّم (یعنی مانی ہوئی) ہے۔ اِس کی 2 مثالیں سنیئے!

(1): عہدے کی لالچ نے ایمان سے مَحْرُوم کر دیا

نَجْران ایک علاقہ ہے، یہاں بھی بنی اِسرائیل رہتے تھے۔ ایک مرتبہ اِس علاقے سے اُن کے مذہبی پیشواؤں کا ایک وَفْد مدینہ پاک حاضِر ہوا۔ اُن میں ایک شخص تھا: اَبُو حارِثہ۔ یہ اپنے مذہب کا بہت بڑا پیشوا (یعنی سب سے بڑا علّامہ، فہّامہ) تھا۔ جب یہ لوگ مدینے شریف کی طرف سفر کر رہے تھے، راستے میں اَبُو حارِثہ کا بھائی کُرز بِن علقمہ بھی ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔ کُرز نے غصّے کے عالَم میں پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصطفےٰ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں سخت نازیبا اور گستاخی والے اَلفاظ کہے۔ اَبُو حارثہ جو بہت بڑا علّامہ، فہّامہ تھا، فوراً بولا: بھائی! ایسے نہ کہو...! پُوچھا: وہ کیوں؟ کہنے لگا: اس لیے کہ خُدا کی قسم! مُحَمَّد صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم وہی آخری نبی ہیں، جن کا ہم صدیوں سے اِنتظار کر رہے تھے۔

بھائی کی یہ بات سُنی تو کُرز نے حیرانی سے کہا: پھر ہم کلمہ پڑھ کر مسلمان کیوں نہیں ہو جاتے؟ اَبُو حارِثہ بولا: اِس لیے کہ شاہِ رُوم نے ہمیں عُہدے دیئے ہیں، ہمیں عزّت و شرف بخشا ہے، ہمیں مال اور نذرانے پیش کئے جاتے ہیں۔ اگر ہم نے کلمہ پڑھ لیا، مسلمان ہو گئے تو ہمارا سب مال، سب دولت، سب عُہدے چھین لیے جائیں گے۔ لِہٰذا ہم کلمہ نہیں پڑھتے۔ (1)

---

1 ... معجم اوسط، من اسمہ علی، جلد: 3، صفحہ: 74، حدیث: 3906۔

اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظ! یہ ہے دُنیا کو آخرت پر ترجیح دینا۔۔!! نصیب کی بات دیکھئے! کُرز بن علقمہ نے بھائی کی جب یہ باتیں سُنیں تو انہوں نے دُنیا کو نہیں بلکہ آخرت کو ترجیح دی، چنانچہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے اور اُخرَوِی سعادتوں کے حق دار بن گئے۔ مگر ابو حارثہ اپنی ضد پر قائم رہا، اس نے دُنیوی دولت، منصب اور جھوٹی عزت کو ترجیح دی اور مسلمان نہ ہوا۔ افسوس! دُنیا کی لالچ اسے لے ڈوبی۔ اب نہ یہ خود باقی ہے، نہ اس کے عہدے اور منصب موجود ہیں۔

(2): بڑے جُرم کا تھوڑا اِنْعام

کَعب بن اَشْرف (جو بنی اسرائیل کا بڑا عالِم تھا) اور اُس کے دوسرے ساتھی اپنی قوم کے جاہلوں سے رقم لیتے تھے اور اُن کی پیداوار میں اپنے حصّے مقرّر کئے ہوئے تھے، جب رسولِ اکرم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے تو اُنہیں فِکْر ہوئی کہ توریت شریف میں جو حُضورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی نَعت (یعنی آپ کے اَوصاف و فضائل) موجود ہے، اگر ہم اِس کو ظاہِر کر دیں یا خُود آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر اِیمان لے آئیں تو ہماری قوم بھی اِن پر اِیمان لے آئے گی۔ یُوں ہماری یہ آمدنی بند ہو جائے گی۔ لِہٰذا اُنہوں نے تورات شریف کی آیات کو بدلنا شروع کر دیا۔ (1)

ایک مرتبہ کَعب بن اَشْرف نے بنی اسرائیل کے عُلَما سے پُوچھا: تم مُحَمَّد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ (چونکہ یہ ایک نِجی مجلس تھی، سب آپس میں ہی بیٹھے تھے، لِہٰذا) اُنہوں نے سچ بولتے ہوئے کہا: بیشک وہ سچّے نبی ہیں۔ اِس پر کَعب بن اَشْرف بولا: اگر تم اِس کے عِلاوہ کوئی اور جواب دیتے تو میں تم سب کو اِنعامات دیتا۔ اب وہی

---

1 ... تفسیر خازن، پارہ: 1، سورۂ بقرۃ، زیر آیت: 41، جلد: 1، صفحہ: 41۔

پڑھے لکھے جو پہلے سچ بول رہے تھے، اُن کے دِل میں لالچ آ گیا اور بولے: ہم نے بغیر سوچے جواب دے دیا، ہمیں اِس بارے میں ذرا تحقیق کر لینے دو! کَعْب نے کہا: اچھا سوچ لو! اب یہ سب یہاں سے اُٹھے اور توریت شریف میں جو حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے اَوْصاف بیان ہوئے تھے، وہ توریت سے نِکال دیئے! اور اُس کی جگہ دجّال کے جو اَوصاف توریت میں تھے، اُنہیں حُضورِ اَنْور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم پر چَسْپاں کر دیا۔ اب اُن کا یہ مَن گھڑت جواب جب کَعْب نے سُنا تو اُس نے ہر عالِم کو (جو حقیقت میں جاہِل تھے، انہیں) چادریں اور کچھ نقدی اِنعام میں دے دی۔(1)

اللہُ اکبر! **پیارے اسلامی بھائیو!** غور فرمایئے! کتنا گھاٹے کا سودا ہے، ایک طرف جنّت ہے، دوسری طرف دُنیا کی تھوڑی سی، بالکل حقیر سی راحت ہے، دولت ہے، یہ بدبخت کیسے عجیب تھے، جنّت کو چھوڑ کر اُس کے بدلے دُنیا کی فانِی دولت خرید رہے تھے۔ اِن کے اور اِن جیسوں کے مُتَعَلِّق اللہ پاک نے فرمایا:

اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا بِالْاٰخِرَةِ٘ فَلَا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَ لَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ۠(۸۶) (پارہ:1، البقرہ:86)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: یہی وہ لوگ ہیں، جنہوں نے آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی خرید لی تو اُن سے نہ تو عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ ہی اُن کی مدد کی جائے گی۔

جہنّم کا حقدار بنانے والا عَمَل

پیارے اسلامی بھائیو! اِس آیتِ کریمہ سے مَعْلُوم ہوا کہ دُنیا کو آخرت پر تَرجِیْح دینا

1... تفسیر روح البیان، پارہ:1، سورۂ بقرۃ، زیر آیت:41، جلد:1، صفحہ:121۔

یعنی دُنیا کو پہلے اور آخرت کو بعد میں رکھنا، مثال کے طور پر ہمیں 2 کام ایک ساتھ دَرْپیش ہو گئے، ایک کام آخرت میں فائدہ دینے والا ہے، ایک دُنیا میں فائدہ دینے والا ہے، اِس موقع پر دُنیا والے کام کو پہلے رکھنا، آخرت والے کام کو پیچھے کر دینا سخت تَرِین باطنی بیماری ہے، جو آدمی کو جہنّم کا حقدار بنا دیتی ہے۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَ اٰثَرَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَاۙ﴿۳۸﴾ فَاِنَّ الْجَحِیْمَ هِیَ الْمَاْوٰىؕ﴿۳۹﴾ (پارہ:30، النزعات:38، 39)	تَرجَمۂ کَنزُالعِرفَان: اور دُنیا کی زِندگی کو ترجیح دی تو بیشک جہنم ہی (اُس کا) ٹھکانہ ہے۔

اَللہُ اَکبر! معلوم ہوا: جو دُنیا کو آخرت پر ترجیح دیتا ہے، وہ جہنّم کا حقدار ہے۔

آخرت بہتر ہے

دُوسرے مقام پر اللہ پاک فرماتا ہے:

بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا﴿ۖ۱۶﴾ وَ الْاٰخِرَةُ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰىؕ﴿۱۷﴾ (پارہ:30، الاعلیٰ:16، 17)	تَرجَمۂ کَنزُالعِرفَان: بلکہ تم دنیاوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو اور آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔

یعنی آخرت بہتر بھی ہے، ہمیشہ رہنے والی بھی ہے، دُنیا فانِی بھی ہے اور دھوکے باز بھی ہے، اس کے باوُجود لوگ دُنیا کو ترجیح دیتے ہیں، آخرت کو بُھول جاتے ہیں۔

دُنیا اور آخرت کا ایک تقابُل

پیارے اسلامی بھائیو! کتنی پیاری بات اِرشاد ہوئی ہے، قُرآنِ کریم کی ہر بات ہی پیاری ہے، یہ بھی بہت پیاری ہے، فرمایا: آخرت بہتر بھی ہے، باقی رہنے والی بھی ہے۔ کتنی بہتر ہے؟ سنئیے! **حدیثِ پاک میں ہے:** آخری شخص جو جنّت میں داخِل ہو گا، وہ کبھی چلے گا، کبھی

گرے گا، کبھی آگ اُسے جُھلسائے گی، آخِر یہ آگ سے نجات پا جائے گا، اب اُس کے سامنے ایک خُوبصُورت درخت ظاہِر ہو گا، (قریب ہی ایک پانی کا چشمہ جاری ہو گا)، بندہ عرض کرے گا: مَولیٰ! مجھے اِس درخت کے قریب کر دے، میں اِس کے سائے میں بیٹھوں، وہاں چشمے سے پانی پیوں۔ ربِّ کریم فرمائے گا: اگر یہ عطا کر دیا جائے تو تُو کچھ اور مانگے گا؟ بندہ وعدہ کرے گا کہ مولیٰ! اِس کے سِوا کچھ نہ مانگوں گا، چنانچہ اُسے درخت کے قریب کر دیا جائے گا، یہ اُس کے سائے میں بیٹھے گا، چشمے کا پانی پیئے گا۔ اب اُسے پہلے والے درخت سے زیادہ خوبصُورت درخت نظر آئے گا، اُس کا دِل للچائے گا، صبر نہ ہو سکے گا، مالِکِ کریم کی بارگاہ میں عرض کرے گا: مولیٰ! اُس درخت کے قریب کر دے۔ اللہ پاک فرمائے گا: اے اِبْنِ آدم! تُو نے وعدہ کیا تھا کہ مزید کچھ نہیں مانگے گا۔ بندہ دوبارہ وعدہ کرے گا: مولیٰ! (ایک کرم اور فرما)، اِس کے بعد کچھ نہیں مانگوں گا۔ اُس کی عرض قبول ہو گی اور اُسے دوسرے درخت کے سائے میں پہنچا دیا جائے گا۔

حدیثِ پاک لمبی ہے، میں مختصر کروں، یہ شخص یُونہی کرتے کرتے جنّت کے دروازے پر پہنچ جائے گا۔ عرض کرے گا: مَولیٰ! مجھے جنّت میں ہی داخِل فرما دے۔ اللہ پاک فرمائے گا: اے بندے! اگر میں تمہیں دُنیا اور اِس کی مثل (یعنی 2 دُنیاؤں کے برابر) جنّت میں جگہ عطا فرماؤں، کیا تُو راضی ہو جائے گا؟

(اب سب جنّتی تو جنّت میں جا چکے، جنّت بھری ہوئی ہے، اُس شخص کے خیال کے مُطابِق جنّت میں جگہ ہی باقی نہیں بچی ہو گی۔ چُنانچہ) یہ اپنے خیال کے مُطابِق عرض کرے گا: اے اللہ پاک! تُو تمام جہانوں کا رَبّ ہے، اِس کے باوُجُود مجھ سے ہنسی فرماتا ہے؟

اس حدیثِ پاک کے راوِی ہیں: حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عنہ، اِس مقام پر

حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عنہ خُوب مسکرائے، فرمایا: لوگو! کیا مجھ سے پُوچھو گے نہیں کہ میں کیوں مسکرایا؟ لوگوں نے پُوچھا تو فرمایا: یہ بات بتاتے ہوئے مَحْبُوب صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم بھی خُوب مسکرائے تھے۔ ہم نے پوچھا تو فرمایا: بندے کی اِس بات پر اللہ پاک بھی خُوب خُوشی کا اِظْہار فرمائے گا، اِس لیے میں بھی خُوب مسکرایا ہوں۔

اللہ پاک فرمائے گا: اے بندے! میں تجھ سے مذاق نہیں کرتا، میں اِس پر قادِر ہوں کہ تجھے اتنی جنّت عطا فرما دُوں۔[1] (چنانچہ جتنی یہ دُنیا ہے، اِس سے ڈبل (*Double*) یعنی 2 دُنیاؤں کے برابر جنّت میں جگہ اُس اکیلے شخص کو عطا کی جائے گی) اور **روایات میں ہے:** یہ وہ شخص ہے جسے جنّت میں سب سے کم جگہ عطا ہو گی۔[2]

اَللہُ اَکبر! **پیارے اسلامی بھائیو!** غور فرمائیے! جتنی ہماری زمین ہے، بالفرض ہمیں ہزاروں سال کی زندگی مل جائے، ہم دِن رات محنت کریں، پِھر بھی شاید پُوری کی پُوری زمین کبھی نہ خرید پائیں۔ جنّت میں جسے سب سے تھوڑی جگہ دی جائے گی، اُس کو اِس پُوری زمین جتنی نہیں بلکہ اِس سے ڈبل (*Double*) جگہ عطا کی جائے گی۔ اب بتائیے! آخرت بہتر ہے کہ نہیں...؟ یہی تو اللہ پاک نے فرمایا:

وَالْاٰخِرَةُ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰىؕ(۱۷) (پارہ:30، الاعلیٰ:17)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔

سب اَنبیائے کرام کی گواہی

یہاں قرآنِ کریم کا ایک کمال بھی دیکھئے! ہمارے ہاں عُلَمائے کرام جب کتابیں لکھتے

1 ... مسلم، کتاب الایمان، باب آخر اھل النار خروجا، صفحہ:91، حدیث:187 ملتقطاً۔
2 ... مسلم، کتاب الایمان، باب آخر اھل النار خروجا، صفحہ:91، حدیث:186۔

ہیں تو آپ نے دیکھا ہو گا، جو اَہَم بات لکھتے ہیں، اُس کا حوالہ دیتے ہیں، مثلاً حدیث شریف لکھی تو حوالہ دیں گے: یہ حدیثِ پاک بُخاری شریف کی ہے۔ حدیثِ پاک کی وضاحت کریں تو اُس کا بھی حوالہ دیتے ہیں کہ یہ شرح مثلاً فَتْحُ البَارِی میں ہے۔ یعنی جو بھی اَہَم بات ہو اور اُسے پختہ تَرِین کرنا ہو تو اُس کا حوالہ دیا جاتا ہے۔ اللہ پاک جو خُود سب سچوں سے سچا ہے، اُس کی بات تو خُود ہی پختہ تَرِین ہے، اللہ پاک نے کیا حوالہ دینا ہے؟ سب سے معتبر تَرِین حوالہ خُود قرآنِ پاک ہے لیکن قرآنِ کریم کا اُسْلُوب دیکھئے، جب فرمایا:

بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ﴿۱۶﴾ وَ الْاٰخِرَةُ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی ﴿۱۷﴾ (پارہ:30، الاعلیٰ:16و17)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفَان: بلکہ تم دنیاوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو اور آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔

اِس بات کی مزید اَہمیت بڑھانے کے لیے اللہ پاک نے بھی حوالہ ذِکر کیا، فرمایا:

اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی ﴿۱۸﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰی ﴿۱۹﴾ (پارہ:30، الاعلیٰ:18و19)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفَان: بیشک یہ بات ضرور اگلے صحیفوں میں ہے، ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں۔

یعنی یہ جو بتایا جا رہا ہے کہ تُم دُنیا کو ترجیح دیتے ہو حالانکہ آخرت بہتر بھی ہے، باقی رہنے والی بھی ہے۔ یہ بات صِرف قرآنِ کریم میں نہیں ہے، پہلے صحیفوں میں بھی لکھی تھی، حضرت اِبراہیم علیہ السَّلام پر جو صحیفے نازِل ہوئے، حضرت مُوسیٰ علیہ السَّلام پر جو تَوْرَات نازِل ہوئی، اُس میں بھی یہ بات یُوں ہی لکھی تھی کہ لوگ دُنیا کو ترجیح دیتے ہیں حالانکہ آخرت بہتر بھی ہے، باقی رہنے والی بھی ہے۔

اللہُ اکبر! غور فرمائیے! یہ کتنی اَہَم تَرِین بات ہے، کم و بیش 1 لاکھ 24 ہزار اَنبیائے کرام علیہم السَّلام کی گواہی اس پر ہے کہ آخرت بہتر بھی ہے، باقِی رہنے والی بھی ہے مگر اَفسوس! اِس کے باوُجود لوگ دُنیا کو ترجیح دیتے ہیں۔ ڈاکٹر اِقبال کہتا ہے:

کِیَا ہے تُو نے مَتَاعِ غُرُور کا سَوْدا | فریبِ سُود و زِیاں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ [1]

وضاحت: مَتَاعِ غُرُور یعنی دھوکے کا سامان۔

اِس دُنیا کو مَتَاعِ غُرُور کہا جاتا ہے، قرآنِ کریم میں ہے:

وَمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۱۸۵﴾ (پارہ:4، آلِ عمران:185)

ترجمہ کنزالعرفان: اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کا سامان ہے۔

یعنی یہ دُنیا دھوکے کا سامان ہے، یہاں کی عیش و عشرت، یہاں کی رنگینیاں، یہاں کی چمک دَمک صِرْف آنکھوں کا دھوکا ہے، ابھی سانس بند ہو گی، سب کچھ بدل جائے گا، سب کا سب پُرانے خواب کی طرح ہو کر رہ جائے گا۔

سب عیش بُھول جائے گا

حدیثِ پاک میں ہے: قِیامت کے دن اُس دوزخی کو لایا جائے گا جسے دُنیا میں سب سے زیادہ نعمتیں ملیں اور اُسے جہنّم کا ایک جھونکا دے کر پُوچھا جائے گا: اے آدمی! کیا تُو نے کبھی کوئی بھلائی دیکھی تھی؟ کیا تجھے کبھی کوئی نعمت ملی تھی؟ تو وہ کہے گا: خُدا کی قسم! میں نے کبھی بھلائی نہ دیکھی، نہ مجھے کوئی نعمت ملی...!! [2]

اللہ! اللہ! ذِہن پر زور دیجئے! اِس دُنیا میں سب سے زیادہ نعمتیں کسے عطا کی گئیں؟

---

1 ...کلیاتِ اقبال، ضربِ کلیم، صفحہ:527۔
2 ...مسلم، کتاب صفة القیامة والجنة والنار، باب صبغ انعم اہل النار...الخ، صفحہ:1080، حدیث:2807۔

فرض کیجئے! فِرْعَون کو دی گئی ہوں گی، قارُون کو دی گئی ہوں گی۔ اُنہیں بھی ابھی جہنّم میں... ڈالا نہیں جائے گا... بلکہ صِرْف جہنّم کا ایک جھونکا دیا جائے گا، یہ بھی پُکار اُٹھیں گے کہ اللہ کی قسم! ہم نے کبھی کوئی بَھلائی دیکھی ہی نہیں ہے۔

وہ جو دُنیا میں عَیش و عِشْرت کرتے رہے، بڑے بڑے خزانوں کے مالِک رہے، اِن کے ایک اِشارے پر لوگ اپنی جانیں تک نِچھاوَر کرنے کو تیار تھے، جن کے پیروں تلے مَخْمَل بچھتے تھے، سینکڑوں نوکر چاکر ہر وقت آگے پیچھے رہتے تھے، وہ بھی جہنّم کا ایک جھونکا لے کر سب کچھ بُھول بھال جائیں گے۔ کہئے پھر! کیا یہ دُنیا، یہاں کی عیش و عشرت، سب رَنگینیاں، چمک دَمک، سب کچھ ایک دَھوکا نہیں ہے؟ ضرور ہے۔ تو اِقْبَال نے کہا:

کِیَا ہے تُو نے مَتاعِ غُرُور کا سَوْدا | فَرِیبِ سُود و زِیاں لَا اِلٰهَ اِلَّا الله

یعنی یہ دُنیا ایک دَھوکے کا سامان ہے اور تُو نے یہ دھوکے کا سامان خرید لیا ہے۔ کیوں خرید لیا؟ وجہ کیا بنی؟ فَرِیبِ سُود و زِیاں۔ نَفع، نُقصان کا خوف کہ ہائے! میرا یہ نقصان ہو جائے گا، میرا وہ نقصان ہو جائے گا۔ مَعَاذَ الله! ❁ نماز کے لیے چل پڑا تو گاہک چُھوٹ جائے گا ❁ جُھوٹ بَولنا چھوڑ دیا تو پیسا نہیں آئے گا ❁ سُودِی لَین دَین نہ ہوا تو گاڑی بنگلہ نہیں بنا پاؤں گا ❁ داڑھی رکھ لی تو کوئی رِشتہ دینے کو تیار نہیں ہو گا، نَوکری نہیں ملے گی۔ یہ جو نَفع اور نُقصان کا خوف ہمارے دِلوں میں بیٹھا ہوا ہے، یہ صِرْف ایک دھوکا ہے، فریب ہے۔ اِس سب کو چھوڑ کر دِل اللہ پاک کی جانِب لگاؤ اور کہو: لَا اِلٰهَ اِلَّا الله۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ حقیقت ہے، ہم جب اِس دُنیا کے مُتَعَلِّق ضَرب، تقسیم شروع کرتے ہیں، مثلاً میری اِتنی کٹوتی ہو جائے گی، اتنے پیسے ملیں گے، اتنے پیسوں کا نُقصان ہو جائے گا، جب یہ کرتے ہیں تو دُنیا میں مَشْغُول ہو جاتے ہیں، آخرت کا نُقصان کر

بیٹھتے ہیں اور یہ نقصان اِتنا سخت ہوتا ہے کہ اِس کا اِزالہ ممکن نہیں ہوتا۔

اگلے سال سہی...!!

عرب کا ایک مَشْہور شاعِر تھا: اَعْشٰی بن قَیس۔ بہت بڑا شاعِر تھا، اپنے فَن میں بڑی مہارت رکھتا تھا۔ اُس کو جب پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصطفےٰ صلی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے مُتَعَلِّق معلومات ملیں اور آپ کی کچھ تعلیمات پہنچیں تو اُس کے دِل میں ایمان کی محبّت جاگ اُٹھی۔ یہ اِسلام قبول کرنے کی نِیّت سے مدینے شریف کی طرف چل پڑا۔ راستے میں اُس نے ایک قصیدہ کہا۔ بڑا خوبصُورت قصیدہ ہے۔ چند اَشعار سنیئے! کہتا ہے:

وَآلَيْتُ لَا آوِىْ لَهَا مِنْ كَلَالَةٍ
وَلَا مِنْ حَفًى حَتّٰى تُلَاقِىْ مُحَمَّدًا

ترجمہ: میں نے قسم کھائی ہے کہ نہ ستاؤں گا، نہ پیروں کے زخم کی پَروا کروں گا، جب تک کہ مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے ملاقات نہ ہو جائے۔

نَبِيًّا يَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ وَذِكْرُهٗ
أَغَارَ لَعَمْرِىْ فِى الْبِلَادِ وَأَنْجَدَا

ترجمہ: ایسے نبی کہ جو کچھ وہ دیکھتے ہیں، تم نہیں دیکھ سکتے۔ میری جان کی قسم! اُن کا ذِکر بڑی تیزی سے دُور دَراز علاقوں تک پھیل چکا ہے۔

لَهٗ صَدَقَاتٌ مَا تُغِبُّ وَنَائِلٌ
وَلَيْسَ عَطَاءُ الْيَوْمِ مَانِعَهٗ غَدًا [1]

ترجمہ: اُن کی عنایتیں اور سخاوتیں عالیشان ہیں، جو کہ ہر دن جاری وساری ہیں (یعنی ایک دن

---

1 ...سیرت ابن ہشام، امر اعشی بنی قیس بن ثعلبۃ، جلد: 1، جز: 2، صفحہ: 27۔

عطا کیا، دوسرے دن روک لیا، نہ...!! ایسا نہیں بلکہ ایسے سخی ہیں کہ جن کا دَرِ سخاوت ہر وقت کُھلا ہے)۔

کتنے پیارے پیارے اَشعار ہیں مگر افسوس! اَعشیٰ کو اِیمان نصیب نہیں ہوا۔ یہ جب مدینے کی طرف روانہ ہوا، ادھر اَہلِ مکّہ کو بھی خبر ہو گئی، مکّہ والے جو مشرکین تھے، وہ تو گھبرا گئے کہ اگر اعشیٰ نے اِیمان قبول کر لیا، یہ تو اپنے اَشعار سے پُورے عرب کا خُون گرما دے گا، یُوں سب ہی اِسلام کی طرف بڑھ جائیں گے۔ لِہٰذا اُنہوں نے راستے میں اَعشیٰ کو روک لیا اور اُسے 100 اُونٹوں کا لالچ دیا۔ کہا: اَعشیٰ! 100 اُونٹ لے لو...!! ابھی واپس لوٹ جاؤ! اگلے سال اِیمان قبول کر لینا۔ اَعشیٰ نے یہ بات مان لی۔ 100 اُونٹ لیے اور واپس چل پڑا۔ ابھی اپنے گھر بھی نہیں پہنچا تھا، راستے میں ہی اُونٹ سے گِرا اور موت کے گھاٹ اُتر گیا۔[1]

اللہُ اکبر! **پیارے اسلامی بھائیو!** کتنی عِبرت کی بات ہے۔ اَعشیٰ اگر اِیمان قُبول کر لیتا تو اُسے کیا ملتا؟ یہ صحابی بن جاتا، سب نبیوں کے پیروکاروں میں سب سے اَفْضَل رُتبہ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کا ہے۔ یعنی حضرت آدم علیہ السّلام سے لے کر قیامت تک نبیوں کے بعد سب سے اُونچے رُتبے والی جو ہستیاں ہیں، وہ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان ہیں۔ کوئی بڑے سے بڑا وَلِی، غَوث، قُطب بلکہ سب اُمّتوں میں جتنے اَوْلِیا ہوئے، سب کے سب مِل کر بھی کسی ایک صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ کے رُتبے کو نہیں پہنچ سکتے۔ صحابی ہونا اتنا بڑا رُتبہ ہے۔ اَعشیٰ اگر اِیمان قبول کر لیتا تو اُسے یہ رُتبہ مِل جاتا مگر اُس نے 100 اُونٹوں کو ترجیح دی۔ دُنیا کے مال پر لَٹّو ہو گیا۔ نتیجہ کیا ہوا...؟ وہ مال تو فانِی تھا، اَعشیٰ خُود بھی فانِی تھا۔ گھر پہنچنے سے پہلے، یُوں کہہ لیجئے کہ اُونٹ ملنے کی خوشی منانے سے بھی پہلے اَعشیٰ موت کے گھاٹ اُتر گیا۔ آہ...!

---

1 ...تاریخ مدینہ دمشق، رقم: 7805، میمون بن قیس بن جندل...الخ، جلد: 61، صفحہ: 329 خلاصۃً۔

یہ ہے مَتَاعِ غُرُور...!! دھوکے کا سامان...!! قرآنِ کریم نے کیا فرمایا:

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۱۸۵﴾ (پارہ:4، آل عمران:185)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور دُنیا کی زندگی تو صِرف دھوکے کا سامان ہے۔

کاش! ہم اس بات کو سمجھ لیں ❁ دھوکے کا سَوْدَا نہ کریں ❁ دُنیا کو آخرت پر ترجیح نہ دیں۔

ہم اور ہماری ترجیحات

افسوس! آج یہ مرض بھی ہمارے ہاں بہت عام ہو گیا ہے ❁ پیسہ کمانے کے لیے لوگ 7سمندر پار بھی چلے جاتے ہیں (یعنی دوسرے ملکوں کا سفر کرتے ہیں)، پردیس کاٹتے ہیں، نماز کے لیے چند قدم چل کر مسجِد حاضِر نہیں ہو پاتے ❁ مال کی محبّت ہمیں جہاں مرضی لے جائے، اِن لیگل (*Illegal*) طریقے سے (یعنی ڈنکی لگا کر) لوگ دوسرے ملکوں میں جاتے ہیں، اپنی جان خطرے میں ڈال دیتے ہیں، لَاشیں واپس آتی ہیں اُن کی، مگر ایک تعداد ہے جو یہ رِسک لیتی ہے۔ مگر افسوس! نیکی کی دعوت عام کرنے کے لیے، راہِ خُدا کا مسافِر بننے کے لیے، عِلْمِ دِین سیکھنے سکھانے کے لیے 3 دِن کے قافلے میں سَفَر دُشوار ہوتا ہے، سَفَر غیر مَحْفُوظ یعنی غیر قانُونی نہیں ہے، صِرْف ساتھ والے گاؤں میں جانا ہے، اگر چلے گئے تو اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْكَرِيْم! لاش کی صُورت میں نہیں، سُدھرا ہوا بااَخلاق مسلمان بن کر واپس آئیں گے لیکن ہمارا ذِہن نہیں بن پاتا ❁ باقاعِدَہ اِعْلانات کئے جاتے ہیں، دُعائیں دی جاتی ہیں، ترغیبات دی جاتی ہیں، آفرز (*Offers*) دِی جاتی ہیں، کس بات کی؟ تعلیم فری، ہاسٹل فری، 3وقت کا کھانا فری، آپ کے بچے کو اچھا کھانا پیش کیا جائے گا، کوئی خرچہ نہیں ہے، بس اپنے بیٹے کو جامعۃُ المدینہ میں داخِل کروا دیں۔ لوگ تیار نہیں ہوتے۔

کالج، یُونیورسٹیز میں لاکھوں کے اَخراجات ہم کرلیتے ہیں، فیس الگ، ہاسٹل کا خرچہ الگ، کھانے کا خرچہ الگ، ٹیوشن کی فیس الگ، ٹرانسپورٹ کا خرچ الگ یہ سب کچھ برداشت کرلیں گے مگر جامعۃُ المدینہ میں عِلْمِ دِین سیکھنے کے لیے بچے کو داخِل نہیں کروانا۔

وضاحت دے دُوں؛ میں دُنیوی تعلیم کا مُخالِف نہیں ہوں، دُنیا کی جائِز تعلیم، جائِز طریقے سے حاصِل کی جاسکتی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی خُود دُنیوی تعلیم دے رہی ہے، اللہ پاک کے فضل سے دارُ المدینہ یُونیورسٹی قائِم ہوچکی ہے۔ غرض: دُنیا کی جائِز تعلیم دورِ حاضِر کی ضرورت ہے۔ میں اِس کی مخالفت نہیں کروں گا مگر ہم اپنی ترجیحات کو تو دیکھیں گے نا؛ ہماری ترجیح کیا ہے ❁ بچہ قرآنِ کریم پڑھنے گیا یا نہیں گیا، ہمیں پروا نہیں ہوتی، بچہ سکول گیا یا نہیں گیا، اِس کی پرواہوتی ہے ❁ سوشل میڈیا پر فضولیات دیکھتے ہوئے گھنٹوں گزار لیتے ہیں، قرآنِ کریم کی تِلاوت کے لیے ہمیں وقت نہیں ملتا ❁ ڈاکٹر کے پاس جانا ہو، کوئی ضروری کام پڑ جائے، کہیں سَفَر پیش آجائے، ان سب کاموں کے لیے ہماری دُکان بند ہوجاتی ہے، نوکری سے چھٹی (*Leave*) بھی مِل جاتی ہے، کٹوتی بھی کروالیتے ہیں، نماز کے لیے دُکان بند نہیں ہوپاتی، نَوکری سے چھٹی نہیں مِل پاتی۔ بلکہ عموماً ملازمین کو دوپہر کا وقفہ ہوتا ہے، چائے پانی اور خوش گپیوں میں گزار دیتے ہیں، خیال تک نہیں آتا کہ ظُہر کی نماز ہم نے پڑھنی ہے۔ 12 سے 15 منٹ نماز کے لیے نہیں نکل پاتے۔

پیارے اسلامی بھائیو! میں دوسری دُنیا کی بات نہیں کررہا، یہ سب ہمارے مُعاشرے کی مثالیں ہیں۔ یہ سب کیا ہے؟

کِیَا ہے تُو نے مَتَاعِ غُرُور کا سَوْدا | فَریبِ سُود و زِیاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

دُنیا کو ترجیح دینے والوں کی مثالیں

مثالیں ہمارے سامنے موجود ہیں: ❁ فِرعون نے تخت بچانے کی کوشش کی، آخرت سے بے پرواہ رہا، کیا مِلا؟ نہ دُنیا، نہ آخرت، وہ نشانِ عبرت بنا پڑا ہے ❁ نَمرُود نے خُدائی کا دَعویٰ کیا، اللہ پاک نے مچھر کے ذریعے سزا دی ❁ قارُون نے مال کی محبّت میں حضرت مُوسیٰ علیہ السَّلام کی گستاخی کی، نہ خُود بچا، نہ مال بچ سکا ❁ شدّاد نے دُنیا میں جنّت بنانے کی کوشش کی، ایسا شہر بنایا کہ اُس جیسا شہر دوبارہ تعمیر نہیں ہوا۔ آج شدّاد کہاں ہے؟ اُس کی وہ بناوٹی جنّت کہاں ہے؟ سب فانِی تھا، فنا ہو گیا ❁ ابھی چند دِن پہلے کربلا کی یادیں تازہ ہوئی تھیں، یزید اور یزیدیوں نے اِتنا بڑا ظُلم کیوں کمایا؟ دُنیا کی لالچ میں۔ ہمارے لیے کتنا زبردست یہ سبق ہے: حضرت حُر رحمۃُ اللہِ علیہ نے دُنیا کو چھوڑا، آخرت کو ترجیح دی، امامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ عنہ کے قدموں پر قربان ہو کر شہادت کے عظیم رُتبے پر فائِز ہو گئے، دوسری طرف اِبنِ سَعْد تھا، رَے کی حکومت کی لالچ میں اُس بدبخت نے آخرت کو چھوڑا، اَہْلِ بیتِ پاک پر ظُلم ڈھائے، نتیجہ...؟

اے اِبنِ سعد! رَے کی حکومت تو کیا مِلی؟
ظُلم و جفا کی جلد ہی تجھ کو سزا ملی
رُسوائے خلق ہو گئے، برباد ہو گئے
مردُودو! تم کو ذِلّتِ ہر دَو سَرا ملی
دُنیا پرستو! دِین سے مُنہ موڑ کر تمہیں
دُنیا ملی نہ عیش و طَرب کی ہوا ملی [1]

---

1 ...رِیاضِ نعیم، صفحہ: 81و82 ملتقطاً۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہمارے لیے سبق ہے۔ ہم دُنیا کو ترجیح دینا چھوڑ دیں۔ آخرت کے مَتْوالے بن جائیں۔ جس بھی کام میں آخرت کا نُقصان نظر آتا ہو، وہ کام چھوڑ دیں، اُس سے پیچھے ہٹ جائیں۔ اگر دُنیا کا تھوڑا/بہت نقصان ہو بھی تو برداشت کر لینا چاہیے مگر آخرت کا نُقصان ہرگز برداشت نہیں ہو سکتا۔

آخرت کے چاہنے والے بنو...!!

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، حضرت علیُ المرتضیٰ شیرِ خُدا رَضِیَ اللہُ عنہ نے فرمایا: لوگو! آخرت آ رہی ہے، دُنیا جا رہی ہے۔ اِن میں سے ہر ایک کے چاہنے والے ہیں۔ تم آخرت کے چاہنے والے بنو! دُنیا کے چاہنے والے مت بننا...!! بے شک آج عمل کا دِن ہے، آج حِساب نہیں مگر کل حِساب کا دِن ہو گا، وہاں عَمَل نہیں۔ (1)

حُبِّ دُنیا سے تُو بچا یارَبّ! | عاشقِ مصطفےٰ بنا یارَبّ!
کاش! لَب پر مرے رہے جاری | ذِکر آٹھوں پہر ترا یارَبّ!
آہ! طغیانیاں گناہوں کی | پار نَیّا مِری لگا یارَبّ!
نفس و شیطان ہو گئے غالِب | اِن کے چُنگل سے تُو چُھڑا یارَبّ! (2)

دِل مصروفیات سے بھر دیا جائے گا

حدیثِ قُدسی میں ہے، اللہ پاک فرماتا ہے: اے اِبْنِ آدم! (دُنیوی فِکْریں چھوڑ کر) عِبادت کے لیے فارِغ ہو جاؤ! تمہارے دل کو غِنا سے بَھر دیا جائے گا اور اگر تم ایسا نہیں کرو

1 ...بخاری، کتاب: الرقاق، باب: فی الامل وطولہ، صفحہ: 1581۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 79 ملتقطاً۔

گے (مثلاً دُنیوی فِکروں میں لگے رہو گے، صِرف دُنیوی مستقبل کا ہی سوچتے رہو گے) تو تمہارے دِل کو مصرُوفیات (مثلاً دُنیوی مشغولیات) سے بَھر دیا جائے گا۔[1]

غمِ روزگار میں تو مِرے اَشک بَہہ رہے ہیں | ترا غم اگر رُلاتا تو کچھ اور بات ہوتی
یِہی آہ! فکرِ دُنیا مرا دِل جلا رہی ہے | غمِ ہجر گر ستاتا تو کچھ اور بات ہوتی[2]

بیان کا خلاصہ

پیارے اسلامی بھائیو! خلاصۂ کلام یہ ہے کہ ہمیں دُنیا کو آخرت پر ترجیح نہیں دینی چاہیے ❁ دُنیا وقتی فائدہ دیتی ہے، آخرت ہمیشہ کا نَفع ہے ❁ جو آخرت بیچ دیتا ہے، چاہے ساری دُنیا بھی حاصِل کر لے، پھر بھی ہارا ہوا ہے ❁ کوئی بھی شخص محل بیچ کر کپڑے کی چھونپڑی نہیں خریدتا، پھر ہم دُنیا کے بدلے آخرت کیوں چھوڑ دیں ❁ ہم ایکسپائری ڈیٹ (ExpiryDate) والی دَوا نہیں خریدتے، مثلاً: دَوا آج خرید رہے ہیں، کل تک ایکسپائر (Expire) ہو جائے گی، کوئی عقل مند نہیں خریدے گا، دُنیا کی تو اتنی بھی گارنٹی نہیں ہے، شاید اگلی سانس بھی نہ آسکے، پھر اِس فانِی دُنیا کے بدلے ہم آخرت کیوں بیچ دیں۔ یہ عقل مندی کا سَودَا نہیں ہے۔ اللہ پاک ہمیں سمجھ نصیب فرمائے۔ کاش! ہم آخرت کو دُنیا پر تَرجِیح دینے والے بن جائیں۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

نعت کولیکشن موبائل ایپلی کیشن

اے عاشقانِ رسول! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دَعوتِ اسلامی کے I.T ڈیپارٹمنٹ نے ایک موبائل

---

1 ...ابنِ ماجہ، کتاب: الزہد، صفحہ: 668، حدیث: 4107 ملتقطاً۔

2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 384 ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

ایپلی کیشن لانچ ہے: جس کا نام ہے: **Naat Collection (نعت کولیکشن)** ❁ اس انمول ایپلی کیشن میں علمائے اہلسنت کی نعت شریف، کلام اور منقبت پر مشتمل 10 مشہور کتابیں شامل ہیں ❁ جن میں اپنے پسندیدہ کلام کو سرچ کرنے کے ساتھ انہیں آڈیو اور ویڈیو میں دعوتِ اسلامی کے مختلف نعت خوانوں کی زبانی سُن اور دیکھ سکتے ہیں ❁ پسندیدہ (**favorite**) نعت یا کلام کو **مائی کلیکشن** (**My Collections**) فیچر میں محفوظ کرسکتے ہیں ❁ اِس ایپ سے کسی بھی نعت یا شعر کو کاپی کرکے واٹس ایپ، فیس بک، ٹویٹر وغیرہ پر شیئر کیا جاسکتا ہے۔ یہ ایپ ڈاؤن لوڈ کریں اور اپنے دلوں کو ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی محبّت سے مُنَوَّر کریں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: عورت کا سایہ پڑنے کی وجہ سے بیمار ہو جانے کا نظریہ رکھنا بدشگونی ہے۔

وضاحت: عام عوام میں یہ بات مشہور ہے کہ اگر کوئی مریض عورت نہا کر گیلے بالوں کے ساتھ نکلے اور اُس کا سایہ کسی جانور یا اِنسان پر پڑ جائے تو وہ بھی بیماری میں مبتلا ہو سکتا ہے، سایہ پڑنے کی وجہ سے بیمار ہو جانے کا نظریہ رکھنا بدشگونی ہے اور اِسلام میں بدشگونی جائز نہیں۔ لہٰذا گیلے بالوں والی بیمار عورت کا سایہ پڑنے سے بیماری کی بدشگونی ہرگز نہ لی جائے۔[1] اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے

---

1 ... دارالافتاء اہلسنت، فتویٰ نمبر: Web-1686۔

کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مُراد پُوری ہو گی (وظیفہ)

یَا ذَالۡجَلَالِ وَالۡاِکۡرَامِ

جو کوئی 321 بار یَا ذَالۡجَلَالِ وَالۡاِکۡرَامِ پڑھ کر حسبِ توفیق کوئی میٹھی چیز بچّوں میں تقسیم کر دے، اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ الۡکَرِیۡم! مُراد پوری ہو گی۔[1] اللہ پاک ہمیں علمِ دین سیکھنے اور اُس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... مینڈک سوار بچھو، صفحہ: 22۔

www.dawateislami.net